مسائل وفتاویٰ

سوال: (۱) محرم کی دس تاریخ کی تخصیص کے ساتھ دسترخوان وسیع کرنا یعنی غرباء ومساکین یا اعزاء و اقارب کوکھانا کھلانا؛ جب کہ اس امر کے کرنے میں کسی خلافِ شرع عمل کا دخل نہ ہواور نیت صرف اللہ کی رضااور حصولِ ثواب ہو،تو کیاایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

(۲) کیاخاص طور پہ محرم کی دسویں تاریخ کودسترخوان وسیع کرنے کی کوئی فضیلت وارد ہوئی ہے؟

الجواب: باسمہٖ تعالیٰ، الجواب وباللّٰہ التوفیق والعصمة:

(۱) دسویں محرم کوثواب کی نیت سے غریبوں ومساکین کویا اعزہ واقربا کوکھانا کھلانے کی کوئی فضیلت واردنہیں ہوئی؛ ہاں وسعت رزق کی امید سے اپنے اہلِ وعیال کے لیے دسترخوان وسیع کرنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے؛ اس لیے اگر کوئی شخص وسعت رزق کی امید سے اپنے اہل وعیال کے لیےمحرم کی دسویں تاریخ کودسترخوان وسیع کرتا ہےتو یہ جائز؛ بلکہ مستحسن ومندوب ہے۔

(۲) جی ہاں! بیہقی کے’’شعب الایمان‘‘(رقم:۳۵۱۵) میں،طبرانی کے ’’المعجم الكبير‘‘(رقم ۱۰۰۰۷) میں ان الفاظ کے ساتھ محرم کی دسویں تاریخ کودسترخوان وسیع کرنے کی فضیلت کے سلسلے میں حدیث وارد ہوئی ہے: **من وسع على عياله يوم عاشوراء وسع الله عليه في سائر سنته (شعب) لم يزل في سعة سائر سنته.** جوشخص عاشوراء کے دن اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ پورے سال اس کے لیے وسعت کرے گا۔ یہ حدیث فضائل کے باب میں قابلِ عمل ہے، متعدد محدثین اور شراحِ حدیث نے اس کی تصریح کی ہے۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ ’’**المقاصد الحسنه**‘‘ میں لکھتے ہیں: **حديث مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰه عَلَيْهِ السَّنَةَ كُلَّهَا، الطبرانى فى الشعب وفضائل الأوقات، وأبو الشيخ عن ابن مسعود، والأولان فقط عن أبى سعيد، والثانى فقط فى الشعب عن جابر وأبى هريرة، وقال: إن أسانيده كلها ضعيفة، ولكن إذا ضم بعضها إلى بعض أفاد قوة، بل قال العراقى فى أماليه: لحديث أبى هريرة طرق، صحح بعضَها ابن ناصر الحافظ، وأورده ابن الجوزى فى الموضوعات من طريق سليمان ابن أبى عبد اللّٰه عنه، وقال: سليمان مجهول، وسليمان**

ذكره ابن حبان فى الثقات، فالحديث حسن على رأيه، قال: وله طريق عن جابر على شرط مسلم، أخرجها ابن عبد البر من رواية الزبير عنه، وهى أصح طرقه، ورواه هو والدارقطنى فى الأفراد بسند جيد، عن عمر موقوفا والبيهقى فى الشعب من جهة محمد بن المنتشر، قال: كان يقال، فذكره، قال: وقد جمعت طرقه فى جزء، قلت: واستدرك عليه شيخنا –رحمه اللّٰه– كثيرا لم يذكره، وتعقب اعتماد ابن الجوزى فى الموضوعات قول العقيلى فى هيضم بن شداخ راوى حديث ابن مسعود: إنه مجهول بقوله: بل ذكره ابن حبان فى الثقات والضعفاء (المقاصد الحسنة: ٦٧٥/٤، ط: دار الكتاب العربي، ط: بيروت) اورحافظ ابن حجر نے "الأمالي المطلقة" میں اس حدیث پر تفصیلی بحث کے ضمن میں فرمایا: وله شواهد عن جماعة من الصحابة... منهم عبد اللّٰه بن مسعود وعبد الله بن عمر وجابر وأبوهريرة وأشهرها عبد الله بن مسعود الخ (الأمالي المطلقة ١٠/ ٢٨، ط: المكتب الإسلامي، بيروت) نیز دیکھیں: اليواقيت الغالية (۲۰۷/۱، ط: برطانیہ) وامدادالفتاوی (۲۸۹/۵، ط: زکریا) وفتاوی دارالعلوم (۵۳۹/۱۸) واحسن الفتاوی (۳۹۵/۱، ط: زکریا)

فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد اسداللہ غفرلہ، معین مفتی

الجواب صحیح: محمود حسن بلند شہری غفرلہ، محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ
مفتیانِ دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

سوال: محرم کے دسویں دن جو رسمیں ہوتی ہیں مثلاً شربت پلانا وغیرہ۔ اس کے متعلق علمائے دیوبند کیا فرماتے ہیں؟ سنی لوگ یہ کہتے ہیں کہ فتاوی رشیدیہ میں لکھا ہے کہ شربت پینا حرام ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، حامدًا و مصلیا و مسلّما، الجواب و باللّٰہ التوفیق و العصمۃ

محرم کی دسویں تاریخ کو سبیل لگانا، شربت یا دودھ وغیرہ پلانا شیعہ اور روافض کے ساتھ تشبہ کی وجہ سے ناجائز ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں بھی یہی بات لکھی ہے، اس کے الفاظ یہ ہے "محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایاتِ صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں"۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص:۱۳۹) یہ بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے، اگر آپ کو اس میں کوئی اشکال ہو تو تحریر کریں۔

محمد اسداللہ غفرلہ

الجواب صحیح: زین الاسلام قاسمی الہ آبادی، محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ
مفتیانِ دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند